سلسلہ فیضانِ عشرۂ مبشرہ کے دسویں صحابی

حضرت سیّدنا ابو عُبیدہ بن جراح رضی اللہ تعالٰی عنہ

مکتبۃ المدینہ (دعوتِ اسلامی)
SC 1286

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

حضرت سیدنا ابوعبیدہ بن جراح رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ

دُرُود شریف کی فضیلت

نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ رحمت نشان ہے: قِیامت کے روز اللہ عَزَّوَجَلَّ کے عرش کے سِوا کوئی سایہ نہیں ہوگا، تین شخص اللہ عَزَّوَجَلَّ کے عرش کے سائے میں ہوں گے: (۱) وہ شخص جو میرے اُمّتی کی پریشانی دُور کرے (۲) میری سُنّت کو زِندہ کرنے والا (۳) مجھ پر کثرت سے دُرود شریف پڑھنے والا۔'' [1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

کردار کے غازی

مسلمانوں نے مُسلسل کئی روز سے رومی قلعہ کا محاصرہ کیا ہوا تھا اور ایک مرتبہ رومی قلعہ سے باہر آ کر مسلمانوں سے جھڑپ بھی کر چکے تھے لیکن منہ کی کھا کر

[1] ......البدور السّافرۃ فی امور الاخرۃ للسیوطی، الحدیث: ۳۶۶، ص ۱۳۱

واپس قلعہ میں محصور ہو گئے۔ جب صلح کے علاوہ کوئی صورت باقی نہ رہی تو انہوں نے لشکرِ اسلام کے سِپہ سالار کی جانب پیغام بھیجا کہ ہم آپ سے صُلح کرنے کے لیے اپنا قاصِد بھیجنا چاہتے ہیں۔ اگر آپ نے ہماری یہ عرض قَبول کر لی تو ہم اسے اپنے اور آپ کے حق میں بہتر سمجھیں گے اور اگر آپ نے انکار کر دیا تو یقیناً اس میں سَراسَر نقصان ہی ہو گا۔ مسلمانوں کے سِپہ سالار نے ان کی پیشکش کو قَبول کر لیا اور ارشاد فرمایا: ''ٹھیک ہے تم اپنے قاصِد کو بھیج دو۔'' رومیوں نے مسلمانوں کے سپہ سالار کو متاثر کرنے کے لیے نہایت ہی قیمتی لباس میں ملبوس ایک دَراز قامَت شخص کو سَفیر بنا کر بھیجا۔ چونکہ رومی سَفیر نے مسلمانوں کے سپہ سالار کو پہلے نہیں دیکھا تھا اس لیے وہ مسلمانوں کے لشکر کے قریب پہنچ کر یوں مُخاطِب ہوا: ''اے گروہِ عرب! تمہارا سپہ سالار کہاں ہے؟'' مسلمان سِپاہیوں نے ایک طرف اشارہ کر کے بتایا کہ وہ وہاں ہوں گے۔ جب سفیر نے اس جگہ پہنچ کر دیکھا تو اس کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں، کیونکہ مسلمانوں کے سپہ سالار کے بارے میں شاید اس نے اپنے ذہن میں یہ خاکہ بنایا تھا کہ اس کا بہت بڑا دربار ہو گا جس میں وہ عظیمُ الشّان تخت پر قیمتی لباس پہنے بِراجْمان ہو گا، بیسیوں خادِمین اس کے سامنے سر جُھکائے باادب اس کے حکم کی تعمیل کے لیے ہر وقت تیار کھڑے ہوں گے، اس

کے آس پاس پہریداروں کی ایک فوج ہوگی اور اس تک پہنچنے کے لیے شاید مجھے کئی ایک مراحل طے کرنا ہوں گے۔ لیکن کیا دیکھتا ہے کہ ایک کمزور جسم اور لمبے قد والے بارُعب شخص زمین پر بیٹھے ہیں اور اپنے ہاتھ سے تیروں کو اُلٹ پُلٹ کر جنگی ہتھیاروں کا مُعائنہ کررہے ہیں۔ رومی سفیر نے اس شخص کی طرف دیکھتے ہوئے بڑی حیرانی سے پوچھا: ''کیا آپ ہی مسلمانوں کے سپہ سالار ہیں؟'' انہوں نے جواب دیا: ''جی ہاں۔'' سفیر نے کہا: ''آپ کے زمین پر تشریف فرما ہونے کی کیا وجہ ہے؟ اگر تکیے سے ٹیک لگا کر یا قالین پر تشریف فرما ہوتے تو بھی **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک مُعَزَّز ہی رہتے، آپ نے خود کو ان نعمتوں سے کیوں محروم رکھا ہوا ہے؟'' اس پر مسلمانوں کے سپہ سالار نے فرمایا: ''جب **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ حق بیان کرنے سے حیا نہیں فرماتا تو میں آپ سے کیوں شرماؤں؟ بات دراصل یہ ہے کہ میری ضَرورت کا سامان زیادہ سے زیادہ تلوار، گھوڑا اور دیگر چند ہتھیار ہیں، البتہ! اگر انکے علاوہ مجھے کسی اور چیز کی ضَرورت محسوس ہو تو میں اپنے اسلامی بھائی مُعاذ سے قرض لے لیتا ہوں، اگر مُعاذ کو کوئی حاجَت ہوتی ہے تو وہ مجھ سے قرض لے کر اپنی ضَرورت پوری کرلیتے ہیں (یوں ہمارا دل ان آسائشوں کی جانب مائل ہی نہیں ہوتا جن کا تذکرہ تم کررہے ہو) بالفرض! اگر مجھے قالین مُیَسَّر ہو بھی جائے تو میں اس پر کیسے بیٹھ سکتا ہوں جبکہ

میرے دیگر بھائی تو زمین پر بیٹھتے ہیں (اور مجھے اس طرح کا کوئی اِمتیاز گوارا نہیں کیونکہ) ہم **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے بندے ہیں، زمین پر چلتے ہیں، اسی پر بیٹھ جاتے ہیں، اسی پر بیٹھ کر کھا پی لیتے ہیں، اسی پر سو جاتے ہیں، ان باتوں کے سبب **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں ہمارا ثواب بڑھنے کے ساتھ ساتھ مزید درجات بھی بلند ہو جاتے ہیں۔'' [1]

ہم خاک ہیں اور خاک ہی ماویٰ ہے ہمارا
خاکی تو وہ آدم جد اعلیٰ ہے ہمارا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کیا آپ جانتے ہیں کہ یہ سپہ سالار کون تھے؟ جو فقط گُفتار کے غازی نہیں بلکہ کِردار کے غازی تھے، جنہوں نے اپنی شخصیت سے ایسے شخص کو متاثر کر دیا جو انہیں متاثر کرنے آیا تھا۔ یہ سپہ سالار دو عالَم کے مالِک و مُختار، مکّی مَدَنی سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نامور صحابی اور مسلمانوں کے عظیم جَرنیل حضرت سیدنا عامر بن عبد **اللہ** رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ تھے جو **حضرت سیدنا ابوعبیدہ بن جراح** رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے نام سے مشہور ہیں۔

نام و نسب

آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا مکمل نام **عَامِر بن عبد اللّٰہ بن جَرَّاح بن ھِلال بن وُھَیب بن ضَبَّہ بن حارث بن فِھْر بن مالک بن نَضْر بن**

---

[1] ……الریاض النضرۃ، ج ۲، ص ۳۵۵

کنانہ قَرَشی فِہری ہے۔سلسلۂ نسب ساتویں پشت میں فِہر پر رسول اللّٰہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نسب سے جا ملتا ہے۔آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی کنیت ابو عُبَیْدَہ ہے اور والد کا نام اگرچہ عبد اللّٰہ ہے مگر دادا جَرّاح کی نسبت سے مشہور ہیں۔

آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی والدہ ماجدہ حضرت سیدتنا ام ابی عبیدہ اُمَیْمَہ بِنْتِ غَنم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا بھی اسلام لے آئی تھیں،جن کا پورا نام اُمَیْمَہ بِنْتِ غَنم بن جابر بن عَبد العُزّٰی بن عامر بن عُمَیرہ بن وَدِیعہ بن حارث بن فِہر ہے، ماں کی جانب سے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کا سلسلہ نسب نویں پشت میں فِہر پر رسول اللّٰہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نسب سے جا ملتا ہے۔[1]

حلیہ مبارکہ

حضرت سیدنا ابوعبیدہ بن جراح رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ درازقد، دبلے پتلے اور انتہائی نورانی چہرے والے تھے،سر کے بالوں اور داڑھی مبارکہ میں مہندی لگایا کرتے تھے۔

---

[1]......الاصابۃ فی تمییز الصحابۃ، الرقم ۴۴۱۸ عامر بن عبد اللہ، ج ۳، ص ۴۷۵
تہذیب الاسماء، الجزء الثانی، النوع الثانی الکنی، حرف العین، ج ۲، ص ۵۳۷

آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی شخصیت ہر اعتبار سے متاثر کُن تھی۔ نہایت ہی ذہین، بےحد **مُنْکَسِرُ الْمِزَاج، مِلَنْسَار** اور عابد و زاہد ہونے میں اپنی مثال آپ تھے۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کا شمار جنگی اُمور کے ماہِرین میں ہوتا ہے، آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی تدابیر میدانِ جنگ کا نقشہ بدل دیا کرتی تھیں۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ ہی کی قِیادت میں مسلمانوں نے اس وقت کی سب سے بڑی طاقت روم سے ٹکّر لی اور کامیابی حاصل کی۔ [1]

قبولِ اسلام

حضرت سیدنا ابوعبیدہ بن جراح رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کا شُمار ان صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان میں ہوتا ہے جنہوں نے ابتداءً اسلام قَبول فرمایا، جس وقت آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ **مسلمان** ہوئے اس وقت آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے ساتھ حضرت سیّدنا عثمان بن مَظْعون رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بھی تھے۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بھی ان صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان میں سے ہیں جنہوں نے امیر المومنین حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے ہاتھ پر اِسلام قَبول فرمایا۔ [2]

---

[1] ......الاصابۃ فی تمییز الصحابۃ، الرقم ۴۴۱۸ عامر بن عبداللہ، ج ۳، ص ۴۷۶

الریاض النضرۃ، ج ۲، ص ۳۴۵

[2] ......الریاض النضرہ، ج ۲، ص ۳۴۶

ازواج واولاد

حضرت سیدنا ابوعبیدہ بن جراح رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی ایک زوجہ تھیں جن سے دو ہی بیٹے یزید اور عُمیر پیدا ہوئے۔ زوجہ کا نام **هند بنت جابر بن وهب بن ضباب بن حجير** تھا۔(1)

ذوالہجرتین

مکہ مکرمہ میں جب مسلمانوں پر حد سے زیادہ ظُلم و سِتَم ڈھائے گئے تو مسلمانوں نے مکہ سے ہجرت کی، کُل تین ہجرتیں ہیں: دو مکہ سے حَبشہ کی طرف اور ایک مکہ سے مدینہ کی طرف۔ **حضرت سیدنا ابوعبیدہ بن جراح** رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ وہ خوش نصیب صحابی ہیں جنہیں دو ہجرتوں کی سعادت حاصل ہوئی، مکہ سے حبشہ کی طرف دوسری ہجرت میں شریک ہوئے اور پھر مدینہ کی طرف ہجرت کی سعادت حاصل کی۔(2)

تمام غزوات میں شرکت

آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ وہ خوش نصیب صحابی ہیں جنہیں غزوہ بدر میں شرکت کے ساتھ ساتھ سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مَعِیَّت میں تمام غزوات میں

---

(1)……الرياض النضرة، ج ٢، ص ٣٥٩

(2)……اسد الغابة، عامر بن عبد الله بن جراح، ج ٣، ص ١٢٥

شرکت کی سعادت حاصل ہوئی۔ ①

رضائے الٰہی کا مژدہ

آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو بیعت رضوان میں شرکت کی سعادت بھی حاصل ہے۔ ② اور بے شک بیعت رضوان میں شریک ہونے والے تمام صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کو رضائے الٰہی کا مژدہ سنایا گیا ہے۔ چنانچہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

لَقَدْ رَضِیَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِیْنَ اِذْ یُبَایِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِیْ قُلُوْبِهِمْ فَاَنْزَلَ السَّكِیْنَةَ عَلَیْهِمْ وَ اَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِیْبًا ⑱ (پ ۲۶، الفتح: ۱۸)

ترجمۂ کنز الایمان: بیشک اللہ راضی ہوا ایمان والوں سے جب وہ اس پیڑ کے نیچے تمہاری بیعت کرتے تھے تو اللہ نے جانا جو ان کے دلوں میں ہے تو ان پر اطمینان اتارا اور انہیں جلد آنے والی فتح کا انعام دیا۔

صدرُ الاَفاضِل حضرتِ علّامہ مولانا سیّد محمد نعیمُ الدین مراد آبادی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْھَادِی اس آیت کے تحت ''خزائن العرفان'' میں فرماتے ہیں: حُدَیبیہ میں چونکہ ان بیعت کرنے والوں کو رضائے الٰہی کی بِشارت دی گئی اس لئے اس

---

①……الاصابة، الرقم ۴۴۱۸ عامر بن عبد الله، ج ۳، ص ۴۷۵

②……الریاض النضرة، ج ۲، ص ۳۵۰

بیعت کو بیعتِ رضوان کہتے ہیں۔‘‘

امین الامّت

حضرت سیدنا ابوعبیدہ بن جراح رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ وہ خوش نصیب صحابی ہیں جنہیں بارگاہِ رسالت سے ’’**امین الامّت**‘‘ کا لقب عطا ہوا۔ چنانچہ،

حضرت سیّدنا **انس بن مالک** رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ’’ہر امّت میں ایک امین ہوتا ہے اور اس امّت کے امین ابوعبیدہ بن جراح ہیں۔‘‘[1]

امین شخص کا مطالبہ

حضرت سیّدنا حُذیفہ بن یمان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ اہلِ نجران بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: ’’**یارسول اللّٰہ** صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! ہمارے پاس ایک ایسا آدمی بھیج دیجئے جو امین (امانت دار) ہو۔‘‘ ارشاد فرمایا: ’’میں تمہارے پاس ایک ایسا امین بھیجوں گا جو ویسا ہی امین ہے جیسا اسے ہونا چاہیے۔‘‘ تو لوگوں نے دیکھا کہ سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے **حضرت سیدنا ابوعبیدہ بن جراح** رَضِیَ اللّٰہُ

---

[1]...... صحیح البخاری، کتاب فضائل اصحاب النبی، الحدیث: ۳۷۴۴، ج ۲، ص ۵۴۵

تَعَالٰی عَنْہ کو بھیجا۔[1]

مُفَسِّرِ شَہِیر، حکیمُ الامَّت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان اس حدیث پاک کی شرح میں فرماتے ہیں: مطلب یہ ہے کہ نہایت ہی اعلیٰ درجہ کا امین ہے جیسے کہا جاتا ہے کہ زید جیسا عالم ہونے کا حق ہے ویسا عالم ہے۔ سارے صحابہ امانت والے ہیں مگر **حضرت سیدنا ابوعبیدہ بن جراح** رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ اوّل نمبر امانت دار۔[2]

محبوبِ حبیبِ خدا

حضرت سیدنا **عبد اللہ** بن شَقِیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ میں نے ام المومنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے پوچھا: ''سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب کون تھا؟'' ارشاد فرمایا: ''ابوبکر، پھر عمر اور اس کے بعد **ابوعبیدہ بن جراح** رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم۔'' میں نے پوچھا: ''پھر کون؟'' تو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے کوئی جواب نہ دیا اور خاموش ہی رہیں۔[3]

---

[1]...... صحیح البخاری، کتاب فضائل اصحاب النبی، الحدیث: ۳۷۴۵، ج ۲، ص ۵۴۶

[2]...... مرأۃ المناجیح، ج ۸، ص ۴۴۷

[3]...... سنن ابن ماجہ، فضائل اصحاب رسول اللہ، فضل عمر، الحدیث: ۱۰۲، ج ۱، ص ۷۵

آپ کی ذات میں کوئی کلام نہیں

حضرت سیدنا مبارک بن فضالہ حضرت حسن رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت کرتے ہیں کہ حُسنِ اَخلاق کے پیکر، مَحبوبِ رَبِّ اَکبر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''ابوعبیدہ بن جراح ایسے شخص ہیں جن کے اخلاق کے بارے میں کوئی کلام نہیں۔''[1]

روشن اور پیارا چہرہ

حضرت سیِّدُ نا عبد اللّٰہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنہما فرماتے ہیں کہ قُریش کے تین شخصوں کا چہرہ سب سے زیادہ روشن اور پیارا ہے، ان کے اَخلاق بھی سب سے اچھے ہیں اور شرم وحیا میں بھی سب سے بڑھ کر ہیں۔ (وہ ایسے ہیں کہ) اگر تم سے بات کریں تو جھوٹ نہ بولیں اور تم ان سے بات کرو تو نہ جُھٹلائیں۔ اور وہ امیر المومنین حضرتِ سیدنا ابوبکر صدیق، امیر المومنین حضرتِ سیدنا عثمان بن عَفّان اور حضرت سیدنا ابوعبیدہ بن جراح رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم اَجْمَعِین ہیں۔''[2]

عشقِ رسول کا عملی مظاہرہ

غزوۂ اُحد میں جب نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

[1] ......المستدرک، کتاب معرفۃ الصحابۃ، باب الصوم جنۃ۔۔۔ الخ، الحدیث: ۵۲۰٦، ج۴، ص ۲۹۹

[2] ......المعجم الکبیر، الحدیث: ٦١، ج١، ص٥٦

وَسَلَّم کے رُخسارِ مُبارک ''خود'' کی کڑیاں پیوست ہونے سے زخمی ہوئے تو حضرت **سیدنا ابوعبیدہ بن جراح** رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ یہ دیکھ کر تڑپ اُٹھے اور عِشْقِ رسول کا عملی مظاہرہ کرتے ہوئے سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پاس پہنچ کر فوراً ہی اُن کڑیوں کو اپنے دانتوں سے نکالنے لگے، پہلی کڑی نکلی تو ساتھ ہی آپ کا سامنے کا ایک دانت ٹوٹ گیا اور دوسری کڑی نکلی تو دوسرا دانت بھی ٹوٹ گیا۔[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! قرآنِ پاک پارہ ۲۶ سورۃ الفتح آیت نمبر ۲۹ میں **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ؕ وَالَّذِیْنَ	ترجمۂ کنز الایمان: **محمد اللّٰہ** کے رسول
مَعَهٗۤ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ	ہیں اور ان کے ساتھ والے کافروں پر
رُحَمَآءُ بَیْنَهُمْ (پ ۲۶، الفتح: ۲۹)	سخت ہیں اور آپس میں نرم دل۔

نیز فرمانِ مُصطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: ''تم میں سے اس وقت تک کوئی کامِل مومن نہیں ہوسکتا جب تک میں اس کے نزدیک اس کے والِدین، اولاد اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہوجاؤں۔''[2] تمام صحابہ کرام

[1] ......المستدرک، کتاب معرفة الصحابة، الحدیث: ۵۲۰۸، ج ۴، ص ۳۰۰

[2] ......صحیح البخاری، کتاب الایمان، الحدیث: ۱۵، ج ۱، ص ۱۷

عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان ان دونوں نُصوص کی منہ بولتی تصویر تھے اور بعض صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے تو اس کا ایسا عملی مظاہرہ فرمایا کہ رہتی دنیا تک اسے یاد رکھا جائے گا، **حضرت سیدنا ابوعبیدہ بن جراح** رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بھی وہ صحابی ہیں جنہوں نے اسلام اور مُبَلِّغِ اسلام صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی محبت میں قطعاً کسی کی پرواہ نہ کی کیونکہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ **اَلْحُبُّ فِی اللّٰہ وَ الْبُغْضُ فِی اللّٰہ** (یعنی محبت اور دشمنی صرف اللہ کے لیے ہو) کی منہ بولتی تصویر تھے۔ چنانچہ **حضرت سیدنا ابوعبیدہ بن جراح** رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا کافِر باپ جنگِ بدر یا اُحد کے دوران آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے سامنے آتا مگر ہٹ جاتا۔ کئی بار ایسا ہی ہوا اور جب وہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے آڑے آیا تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اس کا سر قلم کر دیا۔'' [1]

آپ کے حق میں نازل ہونے والی آیت

حضرت سیدنا ابوعبیدہ بن جراح رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے جب اپنے والد کا سر قلم کیا تو **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ نے یہ آیت کریمہ نازل فرمائی:

لَا تَجِدُ قَوْمًا یُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰہِ وَ الْیَوْمِ الْاٰخِرِ یُوَآدُّوْنَ مَنْ ترجمۂ کنز الایمان: تم نہ پاؤ گے ان لوگوں کو جو یقین رکھتے ہیں اللہ اور پچھلے

---

[1] ……تھذیب التھذیب، حرف العین، ج ۴، ص ۱۶۳

حَآدَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَوْ كَانُوْٓا اٰبَآءَهُمْ اَوْ اَبْنَآءَهُمْ اَوْ اِخْوَانَهُمْ اَوْ عَشِيْرَتَهُمْ ؕ اُولٰٓئِكَ كَتَبَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْاِيْمَانَ (پ۲۸، المجادلۃ: ۲۲)

دن پر کہ دوستی کریں ان سے جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول سے مخالفت کی اگرچہ وہ ان کے باپ یا بیٹے یا بھائی یا کنبے والے ہوں یہ ہیں جن کے دلوں میں اللہ نے ایمان نقش فرما دیا۔ ①

صدیق اکبر کے نزدیک آپ کا مقام

سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی وفاتِ ظاہری کے بعد خلافت کے معاملے میں امیر المومنین حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے لوگوں سے ارشاد فرمایا: ''یہ دو افراد میرے پسندیدہ ہیں یعنی حضرت سیدنا عمر فاروق اور حضرت سیدنا ابوعبیدہ بن جراح (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا) ان دونوں میں سے جس کی چاہے بیعت کرلو۔'' ②

آپ کے نزدیک صدیق اکبر کا مقام

امیر المومنین حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے **حضرت سیدنا ابو عبیدہ بن جراح** رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے ارشاد فرمایا: ''اے ابوعبیدہ! کیا میں

① ...... المعجم الکبیر، الحدیث: ۳۶۰، ج ۱، ص ۱۵۵

② ...... الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب، الرقم ۱۳۴۰ عامر بن عبد اللہ، ج ۲، ص ۳۴۲

آپ (کے ہاتھ پر آپ) کی بیعت نہ کرلوں؟ کیونکہ میں نے حضور نبیٔ کریم، رَءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: آپ اس امت کے امین ہیں۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ارشاد فرمایا: ''میں ایسے شخص (یعنی حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ) کے آگے کیسے نماز پڑھ سکتا ہوں جنہیں پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ہمارا امام بنایا اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دنیا سے پردہ فرمانے تک وہ ہمارے امام ہی رہے۔''[1]

مراتب عاشقانِ مصطفٰے بزبانِ مصطفٰے

حضرت سیدنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ سرکارِ والا تبار، ہم بے کسوں کے مددگار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''میری اُمت میں سب سے زیادہ شفیق اور مہربان **ابوبکر**، دینی معاملات میں سب سے زیادہ سخت **عمر**، حیا کے معاملے میں سب سے زیادہ سچے **عثمان**، کتاب **اللہ** کے سب سے بڑے قاری **اُبَی بن کعب**، عِلْمُ الفرائض کو سب سے زیادہ جاننے والے **زید بن ثابت** اور حلال وحرام کے سب سے بڑے عالم **مُعاذ بن جبل** ہیں اور سن لو! ہر اُمت میں ایک امین ہوتا ہے اس اُمت کے امین ابو

---

[1]......المستدرک، ذکر مناقب ابی عبیدۃ، الحدیث: ۵۱۶۴، ج۳، ص۳۰۰

عبیدہ بن جراح ہیں۔“[1]

حکیمُ الامّت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: ”خیال رہے کہ یہ صِفات تمام صحابہ میں تھیں مگر حضرت سیدنا ابوعبیدہ بن جراح میں **عَلٰی وَجْہِ الْکَمَال** (یعنی کامل طور پر) تھیں اور حضرت سیدنا ابوعبیدہ بن جراح میں امانت داری کے سوا اور بہت صِفات تھیں مگر یہ صفات نمایاں تھی اس لیے فرمایا کہ اس امت کے امین ابوعبیدہ ہیں لٰہذا اس سے نہ تو یہ لازم ہے کہ باقی صحابہ امین نہ تھے، نہ یہ کہ جناب ابوعبیدہ میں سوائے امانت داری کے اور کوئی صِفَت نہ تھی۔[2]

سیدنا عمر فاروق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی خواہش

ایک بار امیر المومنین حضرت سیدنا عمر فاروق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ اپنے دوستوں کے ساتھ تشریف فرما تھے، ارشاد فرمایا: ”آپ لوگوں کی دِلی تَمنا کیا ہے؟“ کسی نے عرض کی: ”میری تمنا یہ ہے کہ کاش میرے پاس سونے سے بھرا ہوا ایک کمرہ ہوتا اور میں وہ سارا راہِ خدا میں لُٹا دیتا۔“ کسی نے کہا: ”کاش! میرے پاس ہیرے جواہرات سے بھرا ہوا کمرہ ہوتا اور میں اسے راہِ خدا میں خرچ کر دیتا۔“ امیر المومنین حضرت سیدنا عمر فاروق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ارشاد فرمایا: **”کاش!**

---

[1]...... سنن ترمذی، کتاب المناقب، مناقب معاذ بن جبل، الحدیث: ۳۸۱۵، ج۴، ص ۴۳۵

[2]...... مراٰۃ المناجیح، ج ۸، ص ۴۳۴

میرے پاس ابوعبیدہ جیسے مَردوں سے بھرا ہوا ایک کمرہ ہوتا۔“[1]

فِراستِ فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ

سُبْحَانَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی کتنی پیاری اور اعلیٰ سوچ تھی، نہ یہ شہرت کے طالب ہوتے نہ دولت کے، بلکہ دولت کے حُصول سے پہلے ہی یہ حضرات اس سے چُھٹکارا پانے کی تدابیر سوچ لیا کرتے تھے، امیر المومنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی فراست پر قربان! آپ کی تمنا کتنی حکمت بھری ہے کہ مال صدقہ کرنے کی تمنا کرنا بھی اگرچہ اچھا ہے مگر اس کا دائرۂ اثر اتنا وسیع نہیں، زیادہ سے زیادہ اس کا فائدہ ایک فرد یا چند مخصوص افراد کو ہوگا لیکن حضرت سیِّدُنا ابوعبیدہ بن جراح رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ جیسے ذہین، دلیر افراد سے پوری ملت اسلامیہ کو فائدہ پہنچے گا اور اسلام کی ترویج و اِشاعت کا باعِث بنے گا۔

منصبِ خلافت سونپنے کی آرزو

امیر المومنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروق اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ **حضرت سیِّدُنا ابو عبیدہ بن جراح** رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے انتظامی اُمور کو چلانے اور اپنے ماتحتوں کے ساتھ حُسنِ سُلوک جیسے تمام معاملات سے بھی آگاہ تھے، بارگاہِ رسالت سے آپ

[1]......الریاض النضرۃ، ج۲، ص۳۵۱

رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو جو مرتبہ ملا تھا اس سے بھی باخبر تھے، اسی وجہ سے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے وقتِ وِصال اپنی تمنا کا اظہار کچھ یوں فرمایا: ”اگر **ابوعبیدہ** زندہ ہوتے تو میں اپنے بعد انہیں خلیفہ بنا دیتا، اگر میرا رب کل قیامت میں مجھ سے **ابو عبیدہ** کو خلیفہ بنائے جانے کے بارے میں پوچھتا کہ تو نے **ابوعبیدہ** کو کیوں خلیفہ بنایا؟ تو میں کہتا: ”اے میرے پیارے ربّ عَزَّوَجَلَّ! میں نے تیرے ہی پیارے نبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زبانِ حق ترجمان سے سنا ہے کہ ہر امت کا ایک امین ہوتا ہے اور اس امت کا امین **ابوعبیدہ** ہے۔“ [1]

خلیفہ کے لیے انتخاب

حضرت سیِّدُنا ابن ابی ملیکہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: ام المومنین حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے پوچھا گیا کہ اگر **رسول اللہ** صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کسی کو خود خلیفہ بناتے تو کسے بناتے؟ فرمایا: ”میرے والد گرامی یعنی حضرت سیِّدُنا ابوبکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو۔“ پھر پوچھا: ان کے بعد؟ فرمایا: ”عمر کو۔“ پوچھا گیا: ان کے بعد کسے بناتے؟ فرمایا: ”**ابوعبیدہ بن جراح** کو۔“ [2]

---

[1]...... تاریخ الاسلام للذہبی، الجزء الثالث، ج۳، ص ۱۷۲

[2]...... صحیح مسلم، فضائل الصحابۃ، من فضائل ابی بکر صدیق، الحدیث: ۲۳۸۵، ص ۱۳۰۰

شارحِ صحیح مسلم حضرت سیِّدُنا ابوزکریا یحییٰ بن شرف نووی شافعی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْقَوِی اس حدیث پاک کے تحت فرماتے ہیں: اس حدیث میں اہل سنت کے اس موقف کی دلیل ہے کہ حضرت ابوبکر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی خلافت پر کوئی واضح نص نہیں، بلکہ منصبِ خلافت آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے سپرد کئے جانے پر صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کا اجماع تھا اور آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو (خلافت کے معاملے میں) مقدم رکھنا آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی فضیلت کے سبب سے تھا۔ اگر امیر المومنین حضرت سیِّدُنا ابوبکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ یا کسی اور کی خلافت پر نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی جانب سے کوئی صراحت ہوتی تو صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے مابین کبھی نزاع نہ ہوتا۔ [1]

حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْقَوِی اس حدیث کے تحت فرماتے ہیں: یہ حضرت عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا اپنا اندازہ ہے کہ اگر حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنے بعد خلفا ترتیب وار مقرر فرماتے تو پہلے حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو مقرر کرتے، پھر حضرت عمر فاروق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو، پھر حضرت ابوعبیدہ بن جراح رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو کیونکہ حضرت ابوعبیدہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی

---

[1] ...... صحیح مسلم بشرح النووی، کتاب فضائل الصحابہ، باب من فضائل ابی بکر الصدیق، ج ۸، الجزء الخامس عشر، ص ۱۵۵

عَنْه میں خلافت کی تمام صلاحیتیں امانت داری، سیاست دانی وغیرہ سب عَلٰی وَجْهِ الْكَمَال (یعنی کامل طور پر) موجود تھیں۔ ①

آپ کی شرافت

حضرت سیِّدُ نا ابو ہریرہ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْه سے مروی ہے کہ شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''ابوبکر اچھے آدمی ہیں، عمر اچھے آدمی ہیں، ابوعُبیدہ بن جَرّاح اچھے آدمی ہیں، اُسید بن حُضَیر، ثابِت بن قَیس بن شَمّاس، مُعاذ بن جَبَل، مُعاذ بن عمرو بن جَموح یہ سارے بھی اچھے ہیں۔ ②

مُفَسِّرِ شَہِیر، حکیمُ الامَّت مفتی احمد یار خان عَلَیْهِ رَحْمَةُ الْحَنَّان اس حدیث پاک کی شرح میں فرماتے ہیں کہ غالباً یہ حضرات ایک مجمع میں جمع ہوں گے کہ حضورِ انور صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے ان سب کو اس کرم نوازی سے نوازا کہ ان کے فضائل جمع فرمائے۔'' ③

جنتی ہونے کی سند

حضرت سیِّدُ نا عبدالرحمن بن عوف رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْه سے روایت ہے کہ

---

① ......مرأۃ المناجیح، ج۸، ص۴۳۵

② ......سنن الترمذی، کتاب المناقب، مناقب معاذ بن جبل، الحدیث: ۳۸۲۰، ج۵، ص۴۳۷

③ ......مرأۃ المناجیح، ج۸، ج۵۴۵

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غُیوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشادفرمایا: ''ابوبکر جنتی ہیں، عمر جنتی ہیں، عثمان جنتی ہیں، علی، طلحہ، زبیر، عبدالرحمن بن عوف، سعد بن ابی وقاص، سعید بن زید اور ابو عبیدہ بن جراح یہ سب جنتی ہیں۔'' [1]

مُفَسِّرِ شَہِیر، حکیمُ الامَّت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان اس حدیث پاک کی شرح میں فرماتے ہیں کہ یہ وہ حدیث ہے جس کی بنا پر اس مبارک جماعت کو عشرہ مبشرہ کہا جاتا ہے۔ یعنی ایک حدیث میں ان دس کو نام بنام جنت کی بِشارت دی گئی۔ ورنہ حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ہر صحابی **مُبَشَّر بِالْجَنَّۃ** ہے، ربّ عَزَّوَجَلَّ (پارہ ۵، سورۃ النساء، آیت: ۹۵ میں ارشاد) فرماتا ہے: **وَ كُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى** (ترجمہ کنزالایمان: اور اللّٰہ نے سب سے بھلائی کا وعدہ فرمایا) ان ناموں کی یہ ترتیب خود حضور انور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ہی دی ہے راوی نے نہیں دی اسی ترتیب سے ان کے درجات ہیں۔ [2]

کجاوے کی چٹائی اور پالان کا تکیہ

حضرت سیِّدُنا ہِشام بن عُروَہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ امیر المومنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ **حضرت سیِّدُنا**

---

[1] ......سنن الترمذی، کتاب المناقب، مناقب عبدالرحمن بن عوف، الحدیث: ۳۷۶۸، ج ۵، ص ۴۱۶

[2] ......مرأۃ المناجیح، ج ۸، ص ۴۳۶

ابوعبیدہ بن جراح رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے پاس تشریف لے گئے، دیکھا کہ وہ کجاوے کی چٹائی پر پالان کو تکیہ بنائے لیٹے ہیں۔ حضرت سیِّدُنا عمر فاروق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اِستِفسار فرمایا: ''اے ابوعبیدہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ! تم دوسروں کی طرح آرام دِہ بستر پر کیوں نہیں لیٹتے؟'' عرض کی: ''اے امیر المومنین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ! میرے آرام کے لئے یہی کافی ہے۔''[1]

گھر کا سامان صرف تین چیزیں

حضرت سیِّدُنا **مَعْمَر** رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنی روایت میں بیان کرتے ہیں کہ جب امیر المومنین حضرت سیِّدُنا عمرِ فاروق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ مُلکِ شام تشریف لائے تو وہاں کے خاص و عام تمام لوگوں نے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کا اِستِقبال کیا، آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے دریافت فرمایا: ''میرا بھائی کہاں ہے؟'' لوگوں نے پوچھا: ''کون؟'' فرمایا: ''ابوعبیدہ بن جَراح (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ)۔'' لوگوں نے عرض کی: ''وہ ابھی تھوڑی ہی دیر میں آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے پاس پہنچ جائیں گے۔ پھر جب ابوعبیدہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ امیر المومنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے پاس حاضر ہوئے تو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سَواری سے اُترے اور سلام کیا،

---

[1] ......مصنف ابن ابی شیبة، کتاب الزھد، کلام ابی عبیدة بن الجراح، الحدیث: ۱، ج ۸، ص ۱۷۳

خیریت وغیرہ دریافت کی اوران کے گھر تشریف لے گئے۔امیرالمومنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ان کے گھر میں صرف تین چیزیں تلوار، تیروں کا ترکش اور کجاوہ دیکھا۔'' (1)

حضرت سیدنا طارق بن شہاب عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْوَھَّاب سے مروی ہے کہ جب امیرالمومنین حضرت سیدنا عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ مُلکِ شام تشریف لائے۔ راستے میں ایک دریائی گزرگاہ پر پہنچے تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اپنے اونٹ سے اترے، جوتے اتار کر ہاتھ میں پکڑے اور اونٹ کو ساتھ لئے پانی میں اتر گئے۔ ابوعبیدہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے عرض کی: ''آج آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اہل زمین کے نزدیک بہت بڑا کام کیا (یعنی یہ آپ کے شایانِ شان نہیں) آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ابوعبیدہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے سینے پر ہاتھ مارا اور فرمایا: ''اے ابوعبیدہ! کاش! یہ بات تمہارے علاوہ کوئی اور کہتا، بے شک تم عرب لوگ انسانوں میں سے ذلیل ترین لوگ تھے پھر اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے دین اسلام کے صدقے تم کو مُعزَّز ترین بنا دیا لہٰذا جب بھی تم اسے چھوڑ کر کہیں اور عزّت تلاش کرو گے، اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

(1)......الزھد للامام احمد بن حنبل، اخبار عبیدۃ بن الجراح، الحدیث: ۱۰۲۹، ص۲۰۳

تمھیں ذلّت وخواری میں مبتلا کر دے گا۔''[1]

امین الامۃ کا جذبہ ایثار

امیر المومنین حضرت سیِّدُ نا عمر فاروق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ایک تھیلی میں چار سو دینار ڈال کر غلام کو دیئے اور فرمایا: ''انہیں حضرت ابوعبیدہ بن جَراح رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے پاس لے جاؤ پھر کچھ دیر وہاں ٹھہرنا اور دیکھنا کہ وہ انہیں کہاں صرف کرتے ہیں۔'' چنانچہ، غلام وہ تھیلی لے کر امین الامّت حضرت سیدنا ابوعبیدہ بن جَراح رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے پاس حاضر ہوا اور عرض کی: ''امیر المومنین حضرت سیدنا عمر فاروق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا ہے کہ یہ دینار اپنی کسی ضرورت میں استعمال کر لیں۔'' آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے کہا: '' اللہ عَزَّوَجَلَّ امیر المومنین پر رحم فرمائے۔'' پھر اپنی لونڈی کو بلایا اور فرمایا: ''یہ سات دینار فلاں کو، یہ پانچ فُلاں کو اور یہ پانچ فُلاں کو دے آؤ۔'' یہاں تک کہ وہ سب کے سب دینار ختم کر دیئے۔ غلام نے امیر المومنین حضرت سیدنا عمر فاروق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی خدمت میں حاضر ہو کر ساری صورتِ حال بیان کر دی۔''

پھر امیر المومنین حضرت سیدنا عمرِ فاروق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اتنے ہی دینار ایک اور تھیلی میں ڈال کر غلام کے حوالے کئے اور فرمایا: ''یہ حضرت مُعاذ بن جبل

---

[1] ……شعب الایمان للبیھقی، باب فی حسن الخلق، الحدیث: ۸۱۹۶، ج۶، ص۲۹۱

رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے پاس لے جاؤ اور کچھ دیر وہاں ٹھہرنا اور دیکھنا کہ وہ انہیں کہاں صرف کرتے ہیں؟'' غلام نے تھیلی لی اور حضرت سیِّدُ نامُعاذ بن جبل رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کی: ''امیر المومنین فرماتے ہیں اس رقم سے اپنی کوئی حاجت پوری کرلیں۔'' حضرت سیدنامُعاذ بن جبل رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے کہا: ''**اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ امیر المومنین پر رحم فرمائے۔'' پھر اپنی لونڈی کو بلا کر فرمایا: ''اتنے درہم فُلاں کے گھر، اتنے فُلاں کے گھر پہنچادو۔''

اسی اَثنا میں آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی زوجہ کو اس بات کا علم ہوا تو عرض کی: ''**اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کی قسم! ہم بھی مِسکین ہیں ہمیں بھی عطا فرمائیں۔'' اس وقت تھیلی میں صرف دو دینار باقی بچے تھے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے وہ تھیلی دیناروں سمیت اپنی اہلیہ کی طرف اُچھال دی۔ غلام امیر المومنین حضرت سیدنا عمر فاروق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور سارا واقعہ سنایا۔ یہ سن کر آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بہت خوش ہوئے اور فرمایا: ''بے شک تمام صحابہ آپس میں بھائی بھائی ہیں۔'' [1]

ایک روایت میں یوں ہے کہ امیر المومنین حضرت سیدنا عمر فاروق رَضِیَ اللہُ

---

[1] ...... الزھد للامام احمد بن حنبل، اخبار الحسن بن ابی الحسن، الحدیث: ١٥٦٢، ص ٢٨٣، بتغیرٍ

تَعَالٰی عَنْہ نے **حضرت سیِّدُنا ابوعبیدہ بن جراح** رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے فرمایا: ''کچھ روٹی کھلاوٴ۔'' آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اپنے تھیلے سے روٹی کے کچھ سوکھے ٹکڑے نکال کر پیش کیے۔ امیر المومنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے یہ دیکھا تو آبدیدہ ہوگئے اور روتے ہوئے ارشاد فرمایا: **''اے ابوعبیدہ! تمہیں دنیا اپنے جال میں نہ پھنسا سکی۔''**[1]

کاش! میں کوئی مینڈھا ہوتا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جنّت کی سند عطا ہو جانے کے باوُجود تمام صحابۂ کرام عَلَیۡہِمُ الرِّضۡوَان کبھی بھی **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کی خفیہ تدبیر سے غافِل نہ ہوئے بلکہ قیامت کی ہولناکیاں، میدانِ محشر کی وحشتیں اوراعمال کا اِحتِساب یہ تمام اُمورِ آخرت انہیں کسی وقت چین نہ لینے دیتے۔ **حضرت سیِّدُنا ابوعبیدہ بن جراح** رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی بھی یہی کیفیت رہتی۔ چنانچہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ پر جب خوفِ خدا کا غلبہ ہوتا، دنیا کی آزمائشی زندگی اوراس کے فتنوں کو دیکھتے تو بے ساختہ پکار اٹھتے: ''کاش! میں کوئی مینڈھا ہوتا جسے گھر والے ذبح کرتے اور (پکا کر) اس کا گوشت کھالیتے اورشوربا پی لیتے۔''[2]

---

[1] ......مرقاة المفاتیح، کتاب المناقب، باب مناقب العشرة المبشرة، تحت الحدیث: ٦١٢٠، ج١٠، ص٤٩٤

[2] ......تاریخ مدینہ دمشق، ج٢٥، ص٤٨٢

میں کھال کا کوئی حصہ ہوتا!

حضرت سیِّدُ نا قتادہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ **حضرت سیِّدُ نا ابو عبیدہ بن جراح** رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''کوئی گورا ہو یا کالا، آزاد ہو یا غلام، عجمی ہو یا عربی جس کے متعلق مجھے معلوم ہو کہ وہ تقویٰ و پرہیزگاری میں مجھ سے بڑھ کر ہے تو میں یہ پسند کرتا ہوں کہ میں اس کی کھال کا کوئی حصہ ہوتا۔'' [1]

قبر و حشر کی ہولناکیاں

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے **مکتبۃُ المدینہ** کی مطبوعہ ۵۰۴ صفحات پر مشتمل کتاب غیبت کی تباہ کاریاں کے صفحہ ٦٧ پر ہے:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقعی آخرت کا مُعاملہ بے حد تشویش ناک ہے، کیا معلوم آج ہی موت آجائے اور دیکھتے ہی دیکھتے ہم اندھیری قبر میں جا پہنچیں، اوّل تو موت کا تصوُّر ہی جان کو گُھلانے والا ہے اور ساتھ ہی **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ناراضی کی صورت میں خدانخواستہ جہنم میں ڈال دیے گئے تو اس کا ہولناک عذاب کیسے برداشت کریں گے۔

فکرِ معاش بد بلا ہولِ معاد جاں گزا
لاکھوں بلا میں پھنسنے کو روح بدن میں آئی کیوں

---

[1] ...... الزھد للامام احمد بن حنبل، أخبار عبیدۃ بن الجراح، الحدیث: ۱۰۲۷، ص ۲۰۳

میرے آقا اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن فتاوٰی رضویہ ج ۹ ص ۹۳۴ تا ۹۳۷ پر مُردے کی بے بسی کی کچھ یوں منظر کشی فرماتے ہیں: وہ موت کا تازہ صدمہ اٹھائے ہوئے رُوح (کہ نکلتے وقت) جس کا ادنیٰ جَھٹکا سوضربِ شمشیر (یعنی تلوار کے سووار) کے برابر، جس کا صدمہ ہزار ضربِ تیغ (یعنی تلوار کے ہزار وار) سے سخت تر، بلکہ ملکُ الموت (عَلَیْہِ السَّلَام) کا دیکھنا ہی ہزار تلوار کے صدمے سے بڑھ کر۔ وہ نئی جگہ، وہ نِری تنہائی، وہ ہر طرف بھیانک بےکَسی چھائی، اِس پر وہ نکیرَین (یعنی منکر نکیر) کا اچانک آنا، وہ سخت ہیبت ناک صورَتیں دکھانا کہ آدمی دن کو ہزاروں کے مجمع میں دیکھے تو حَواس بجا نہ رہیں، کالا رنگ، نیلی آنکھیں دیگوں کے برابر بڑی، اَبرَق (چمکیلی دھات) کی طرح شُعلہ زَن، سانس جیسے آگ کی لَپٹ، بیل کے سینگوں کی طرح لمبے نوک دار کِیلے (یعنی اگلے دانت)، زمین پر گھسٹتے سر کے پیچیدہ بال، قدو قامت جسم و جَسامت بلا وقیامت کہ ایک شانے (یعنی کندھے) سے دوسرے (کندھے) تک منزلوں (یعنی بے شمار کلومیٹرز) کا فاصلہ، ہاتھوں میں لوہے کا وہ گُرز (یعنی ہتھوڑا) کہ اگر ایک بستی کے لوگ بلکہ جنّ واِنس جمع ہو کر اٹھانا چاہیں نہ اٹھا سکیں، وہ گَرَج کڑک کی ہولناک آوازیں، وہ دانتوں سے زمین چیرتے ظاہر ہونا، پھر ان

آفات پر آفت یہ کہ سیدھی طرح بات نہ کرنا، آتے ہی جھنجھوڑ ڈالنا، مُہلَت نہ دینا، کَڑَکتی جھڑَکتی آوازوں میں امتحان لینا۔ وَ حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ اِرْحَمْ ضُعْفَنَا یَا کَرِیْمُ یَا جَمِیْلُ صَلِّ وَ سَلِّمْ عَلٰی نَبِیِّ الرَّحْمَۃِ وَ اٰلِہِ الْکِرَامِ وَ سَائِرِ الْاُمَّۃِ اٰمِیْنَ اٰمِیْنَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ۔

ترجمہ: اور اللہ (عَزَّوَجَلَّ) ہمارے لئے کافی ہے اور وہ سب سے بڑا کارساز ہے۔ اے کرم فرمانے والے! ہماری کمزوری پر رَحم وکرم فرما، اے ربِّ جمیل! دُرُود وسلام بھیج نبی رَحمت (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) پر اور ان کی عزّت والی آل اور بَقِیَّہ تمام اُمّت پر۔ قبول فرما، قبول فرما، اے سب سے زیادہ رَحم وکرم فرمانے والے!

کھڑے ہیں منکر نکیر سر پر نہ کوئی حامی نہ کوئی یاور
بتا دو آ کر مرے پیمبر کہ سخت مشکل جواب میں ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اچھا مشورہ قبول کر لیا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج اگر ہمیں کوئی ذمہ داری دے دی جائے تو ہمارے رَوَیّے میں بہت تبدیلی آجاتی ہے اپنے ماتحت اسلامی بھائیوں کی بات تک سننا گوارا نہیں کرتے اور ذہن میں یہی غلط خیال گَردِش کرتا رہتا ہے کہ میری

بات بالکل حتمی ہے، میرا فیصلہ بالکل اَٹَل ہے، ماتحت اگر کوئی اچھا مشورہ دے تو اسے بالکل نظر انداز کر دیتے ہیں بلکہ بسا اوقات تو ان کی دل شکنی بھی کر بیٹھتے ہیں لیکن **حضرت سیِّدُنا ابوعبیدہ بن جراح** رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی سیرت کے اس عظیم گوشے کو بھی ملاحظہ کیجئے کہ سپہ سالار اور با اختیار ہونے کے باوجود حضرت سیِّدُنا خالد بن ولید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی بیان کردہ جنگی حکمت عملی کو بغور سن کر نہ صرف اس کی اجازت عطا فرمائی بلکہ خوشی کا اظہار کرتے ہوئے ان کی حوصلہ افزائی بھی فرمائی حالانکہ وہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے ماتحت تھے۔ چنانچہ،

ایک بار حضرت سیِّدُنا خالد بن ولید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فُتوحاتِ شام میں رومیوں کے غُرور و تکبر کو توڑنے کے لیے علم نفسیات کا استعمال کرتے ہوئے ایک نئی تدبیر عمل میں لاتے ہوئے تمام غلاموں کو جمع کیا، اسلامی لشکر میں غلاموں کی تعداد چار ہزار تھی حضرت خالد بن ولید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ان سب کو مُسَلّح ہو کر قلعہ کی طرف جانے اور حملہ کرنے کا حکم دیا۔ جب **حضرت سیِّدُنا ابوعبیدہ بن جراح** رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو پتا چلا تو مُتَعَجِّب ہو کر پوچھنے لگے: ''اے ابوسلیمان! غالباً تمہاری اس تجویز سے لڑائی کا مقصد حاصل نہ ہوگا، یہ چار ہزار غلام قلعہ پر حملہ کر کے فتح حاصل نہیں کر سکتے۔''

حضرت سیِّدُ نا خالد بن ولید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے مُؤَدِّبانہ لہجہ میں جواب دیتے ہوئے عرض کیا: ''اے سردار! آپ مجھے اسکی اجازت عطا فرمائیں میں غلاموں کو قلعہ فتح کرنے کی غرض سے نہیں بھیج رہا بلکہ بند لفظوں میں ان کو یہ پیغام دینا چاہتا ہوں کہ اے صَلیب کے پجاریو! ہماری نگاہوں میں تمہاری کوئی وَقْعَت نہیں ہمارے نزدیک تمہاری اتنی بھی اہمیت نہیں کہ تمہارے جیسے ذلیلوں اور بزدلوں سے ہم خود لڑنے نکلنے کی زحمت گوارا کریں تمہاری ذِلّت اور سَفاہت کو مدنظر رکھتے ہوئے ہم نے اپنے غلاموں کو تمہارے مقابلے میں بھیجا ہے۔'' **حضرت سیِّدُ نا ابو عبیدہ بن جراح** رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے حضرت سیِّدُ نا خالد بن ولید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی اس تجویز کو بہت پسند فرمایا اور خوش ہو کر انہیں اس کی اجازت مرحمت فرمائی۔ [1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقعی ہمارے اَسلاف نہ تو حق بات کو قبول کرنے میں کوئی عار محسوس کرتے اور نہ ہی حق بات کہنے میں کوئی عار محسوس کرتے بلکہ اگر سامنے کوئی بڑے سے بڑا عہدیدار بھی ہوتا تو بلا جھجک اس سے اپنے دلی جذبات کا اظہار کر دیتے۔ چنانچہ،

---

[1]......فتوح الشام، الجزء الاول، ص ۱۳۴

حضرت سیّدُ نا محمد بن سُوقَہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت نُعَیْم بن اَبِی ھِنْد رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس آیا تو انہوں نے مجھے ایک کاغذ نکال کر دکھایا جس پر لکھا تھا: ''یہ خط ابوعبیدہ بن جَرّاح ومُعاذ بن جبل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کی طرف سے امیر المومنین حضرت سیدنا عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی طرف ہے۔''

''اَلسَّلَامُ عَلَیْک! حمد وثنا کے بعد! ہم دونوں آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی خدمت میں عرض کرتے ہیں کہ ''جو معاملہ (یعنی خلافت) آپ کے سپرد کیا گیا ہے وہ اہم ترین ہے، آپ کو اس امت کے سُرخ وسِیاہ کی ذمہ داری سونپی گئی ہے، آپ کے پاس معزَّز وحقیر، دشمن ودوست سبھی فیصلے کروانے آئیں گے اور عدل وانصاف ہر ایک کا حق ہے۔ اے عمر! غور کرلیجئے کہ اس وقت آپ کی کیا کیفیت ہوگی۔ ہم آپ کو اس دن سے ڈراتے ہیں جس دن لوگوں کے چہرے جُھک جائیں گے، دل کانپ اُٹھیں گے اور تمام حجتیں ختم ہو جائیں گی۔ صرف ایک بادشاہِ حقیقی اللّٰہ رَبُّ الْعَالَمِیْن عَزَّوَجَلَّ کی حجت اپنے جبروت کے ساتھ غالب ہوگی اور مخلوق اس کے سامنے حقیر ہوگی، اس کی رحمت کی امید اور عذاب کا خوف ہوگا اور ہم آپس میں گفتگو کرتے ہیں کہ آخری زمانہ میں اس اُمَّت کا حال ایسا ہوجائے گا کہ لوگ ظاہری طور پر تو ایک دوسرے کے بھائی بنیں گے اور دِلی طور

پر دشمن ہوں گے ہم **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی پناہ مانگتے ہیں اس بات سے کہ یہ خط آپ کو ہماری طرف سے وہ بات پہنچائے جو ہمارے دلوں میں نہیں، ہم نے محض آپ کی خیر خواہی کے لئے آپ کو یہ خط لکھا ہے۔ **وَالسَّلَام عَلَیْک**۔

امیر المومنین حضرت سیدنا عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اس خط کا جواب یوں دیا: یہ تحریر عمر بن خطاب (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ) کی طرف سے ابوعبیدہ بن جَراح اور مُعاذ بن جبل (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا) کی طرف ہے۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمَا: حمد وثنا کے بعد! مجھے آپ لوگوں کا خط ملا جس میں آپ نے وصیت کی ہے کہ ''میرا معاملہ سخت تر ہے اور مجھے اس اُمَّت کے سُرخ وسِیاہ کی ولایت سونپی گئی ہے، میرے سامنے شریف و ذلیل (یعنی گھٹیا)، دشمن و دوست آئیں گے، بے شک ہر شخص کا عدل میں حصہ ہے۔'' آپ دونوں نے لکھا ہے کہ ''اے عمر! اس وقت تمہاری کیا حالت ہوگی۔'' بے شک عمر کو اطاعت کی توفیق اور مَعْصِیَت سے بچنے کی قُوّت دینے والا صرف **اللہ** عَزَّوَجَلَّ ہے اور آپ لوگوں نے مجھے لکھا ہے کہ '' آپ لوگ مجھے اس معاملہ سے ڈراتے ہیں جس سے سابقہ اُمتیں ڈرائی جاتی رہیں۔'' پہلے ہی رات اور دن کے بدلنے نے لوگوں کی اَمْوات کے ساتھ ہر دُور کو قریب اور ہر نئے کو پُرانا کر دیا ہے نیز ہر آنے والے کو حاضِر کر دیا

ہے یہاں تک کہ لوگ اپنے ٹھکانے جنت یا دوزخ کی طرف چلے گئے۔ پھر آپ دونوں نے اس بات کا بھی اظہار کیا ہے کہ ''آخری زمانے میں اس اُمَّت کا یہ حال ہوگا کہ لوگ بظاہر بھائی بھائی اور دل سے ایک دوسرے کے دشمن ہوں گے۔'' لیکن آپ لوگ تو ایسے نہیں اور نہ ہی یہ وہ زمانہ ہے کیوں کہ اِس زمانہ میں **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کی طرف رَغْبت اور اس کا خوف ظاہر ہے، لوگ اصلاحِ دنیا کے لئے ایک دوسرے کی طرف رغبت کرتے ہیں۔ اور آخر میں تحریر کیا کہ ''آپ **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کی پناہ مانگتے ہیں اس بات سے کہ میں یہ خط پڑھ کر وہ مفہوم لوں جو آپ کے دلوں میں نہیں ہے جبکہ آپ نے تو خیر خواہی کے لئے لکھا ہے۔'' آپ دونوں نے سچ کہا ہے۔ مجھے آئندہ بھی آپ کے خط کا انتظار رہے گا، میں آپ حضرات (کی خیر خواہی) سے بے نیاز نہیں ہوں۔'' **وَالسَّلَامُ عَلَيْكُمَا**۔[1]

عہدہ لیے جانے پر حمدِ الٰہی

حضرت سیِّدُنا عمرو بن عاص رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو جب **فلسطین** میں **فتح** حاصل ہوئی تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے امیر المؤمنین حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اور اپنے سپہ سالار **حضرت سیِّدُنا ابو عبیدہ بن جراح** رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو

---

[1]......المصنف لابن ابی شیبۃ، کتاب الزھد، کلام عمر بن الخطاب، الحدیث: ۱۰، ج۸، ص۱۴۸

تمام تفصیلات سے آگاہ کرنے کے لئے حضرت سیِّدُنا عامر بن دوسی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے ہاتھ ایک مکتوب روانہ کیا، سب سے پہلے یہ مکتوب امیر المؤمنین کو پہنچا آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے وہ خط پڑھ کر مسلمانوں کو سُنایا، مسلمان یہ سن کر خوشی سے تکبیر و تہلیل کے نعرے لگانے لگے۔ آپ نے حضرت سیدنا عامر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے شام کی کیفیت معلوم کی، چونکہ اس وقت شام مختلِف فِتنوں کی لپیٹ میں تھا حضرت سیِّدُنا ابوعبیدہ بن جراح رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نہایت ہی متقی اور پرہیزگار نیز سیدھے سادے تھے اور ان فِتنوں کو سمجھنا نہایت دُشوار تھا اس لیے امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا ابوبکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اکابِر صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی مُشاوَرَت سے حضرت سیِّدُنا ابوعبیدہ بن جراح رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی جگہ حضرت سیِّدُنا خالد بن ولید رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو سپہ سالار مقرر فرما دیا۔ جب حضرت سیِّدُنا ابو عبیدہ بن جراح رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو یہ خبر پہنچی تو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بہت خوش ہوئے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر ادا کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: ''تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں، اطاعت تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اور رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے خلیفہ کے لئے ہے۔'' پھر آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے حضرت سیِّدُنا خالد بن ولید رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی تقرری کی خبر خود جا کر مسلمانوں کو سُنائی۔ [1]

---

[1]......فتوح الشام، خالدبن ولیدفی الشام، الجزء الاول، ص ۲۰ تا ۲۴ ملخصاً

امین الامت اور سیف اللہ کا مدنی مکالمہ

امیر المومنین حضرت سیِّدُ نا ابوبکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے اس حکم نامے کے موصول ہونے کے بعد جب **حضرت سیِّدُ نا ابوعبیدہ بن جراح** رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ اسلامی لشکر کے ساتھ اس مقام پر پہنچے جہاں **سیف اللہ** حضرت سیدنا خالد بن ولید رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ اپنے لشکر کے ساتھ رومیوں سے برسرِ پیکار تھے، چونکہ اس وقت **حضرت سیِّدُ نا ابوعبیدہ بن جراح** رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سوار تھے آپ نے اپنے گھوڑے سے اترنا چاہا مگر حضرت سیدنا خالد بن ولید رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے قسم دے کر اترنے سے منع کر دیا حضرت سیدنا خالد بن ولید رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ آپ سے بہت محبت کیا کرتے تھے، دونوں نے ایک دوسرے سے گرمجوشی سے مُصَافَحہ کیا، **حضرت سیِّدُ نا ابوعبیدہ بن جراح** رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے گفتگو کا آغاز کرتے ہوئے فرمایا: اے ابوسلیمان! جب امیر المومنین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے مکتوب کے ذریعے یہ خبر ملی کہ آپ کو سپہ سالار مقرر کر دیا گیا ہے تو مجھے بے پناہ خوشی ہوئی، میں آپ کی جنگی مَہارت سے بخوبی آگاہ ہوں، میرے دل میں تو آپ کے لئے ذرہ برابر کینہ نہیں۔ حضرت سیِّدُ نا خالد بن ولید رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے کہا: بخدا! میں کوئی بھی فیصلہ آپ سے مُشَاوَرَت کئے بغیر نہیں کروں گا، خدا کی قسم! اگر امیر المومنین کا حکم

نہ ہوتا تو میں آپ کے ہوتے ہوئے کبھی بھی یہ مَنْصب قَبول نہ کرتا، کیونکہ آپ مجھ سے پہلے ایمان لائے ہیں، آپ تو ایسے صحابیٔ رسول ہیں کہ بارگاہِ رسالت سے **امین الامت** ہونے کی سند حاصل ہے۔ پھر حضرت سیِّدُنا خالد بن ولید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بھی گھوڑے پر سوار ہو کر **حضرت سیِّدُنا ابوعبیدہ بن جراح** رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو ساتھ لے کر لشکر کی قِیام گاہ کی طرف چل پڑے۔[1]

عہدہ لے کر آزمائش

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقعی جب کسی کو آزمایا جاتا ہے تو عہدہ دے کر نہیں بلکہ لے کر آزمایا جاتا ہے، صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان اوّلاً تو کسی بھی دنیوی عہدے کی خواہش ہی نہ فرماتے بلکہ اس سے دور بھاگتے اور بالفرض کبھی انہیں کوئی عہدہ دے دیا جاتا تو اسے مکمّل احساسِ ذمہ داری سے نبھاتے اور جب وہ عہدہ لے لیا جاتا تو اس پر ناراض ہونے کے بجائے **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کا شکر ادا کرتے اور اس طرح خوش ہوتے جیسے کوئی بہت بڑا بوجھ ان کے سر سے اُتار دیا گیا ہو، مگر افسوس! آج ہماری حالت تو یہ ہے عہدوں کے پیچھے ایسے بھاگتے پھرتے ہیں جیسے آخرت میں کامیابی کا دارومدار ہی اسی پر ہے اور جب عہدہ مل جائے تو شاید

[1]……فتوح الشام، الجزء الاول، ص ۳۵ ملخصاً

ہی احساسِ ذمہ داری سے اسے پورا کرنے کی کوشش کرتے ہوں، نیز جب وہ عہدہ لے لیا جائے تو غیبتوں، تہمتوں، بہتانوں کے انبار لگ جاتے ہیں، کاش! ہم بھی صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی سیرت پر عامل ہو جائیں اور کوئی عہدہ ملے یا نہ ملے ہمارے قُلوب غیبت، تہمت، بہتان وغیرہ باطنی امراض سے پاک ہی رہیں۔

آپ کی کرامت، بے مثال مچھلی

تبلیغ قرآن وسنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دعوتِ اسلامی** کے اشاعتی ادارے **مکتبۃُ المدینہ** کی مطبوعہ ۳۴۲ صفحات پر مشتمل کتاب ''کراماتِ صحابہ'' صفحہ ۱۴۰ پر ہے: ''آپ (یعنی حضرت سیِّدُنا ابوعبیدہ بن جراح رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ) تین سو مجاہدین اسلام کے لشکر پر سپہ سالار بن کر **سیفُ البحر** میں جہاد کے لیے تشریف لے گئے۔ وہاں فوج کا راشن ختم ہو گیا یہاں تک کہ یہ چوبیس چوبیس گھنٹے میں ایک ایک کھجور بطورِ راشن کے مجاہدین کو دینے لگے۔ پھر وہ کھجوریں بھی ختم ہو گئیں۔ اب بھکمری (یعنی بھوک سے مرجانے) کے سوا کوئی چارۂ کار نہیں تھا۔ اس موقع پر آپ کی یہ کرامت ظاہر ہوئی کہ اچانک سُمندر کی طوفانی موجوں نے ساحل پر ایک بہت بڑی مچھلی کو پھینک دیا اور اس مچھلی کو یہ تین سو مجاہدین کی فوج اٹھارہ دنوں تک شکم سیر ہو کر کھاتی رہی اور اس کی چربی کو اپنے جسموں پر ملتی رہی

یہاں تک کہ سب لوگ تندرست اور خوب فربہ ہو گئے۔ پھر چلتے وقت اس مچھلی کا کچھ حصہ کاٹ کر اپنے ساتھ لے کر مدینہ منورہ واپس آئے اور حضورِ اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت اقدس میں بھی اس مچھلی کا ایک ٹکڑا پیش کیا۔ جس کو آپ نے تناول فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ اس مچھلی کو **اللہ تعالٰی** نے تمہارا رزق بنا کر بھیج دیا۔ یہ مچھلی کتنی بڑی تھی لوگوں کو اس کا اندازہ بتانے کے لیے امیر لشکر **حضرت سیّدُنا ابوعبیدہ بن جراح** رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے حکم دیا کہ اس مچھلی کی دو پسلیوں کو زمین میں گاڑ دیں۔ چنانچہ دونوں پسلیاں زمین پر گاڑ دی گئیں تو اتنی بڑی محراب بن گئی کہ اس کے نیچے سے کجاوہ بندھا ہوا اونٹ گزر گیا۔'' [1]

ایک کرامت کے ضمن میں کئی کرامتیں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ایسے وقت میں جبکہ لشکر میں خوراک کا سارا سامان ختم ہو چکا تھا اور لشکر کے سپاہیوں کے لیے بھوک سے مرجانے کے سوا کوئی چارہ ہی نہیں تھا بالکل ہی ناگہاں بغیر کسی محنت ومشقت کے اس مچھلی کا خشکی میں مل جانا اس کو کرامت ہی کہا جاسکتا ہے۔ پھر اتنی بڑی مچھلی کہ تین سو بھوکے سپاہیوں نے اس مچھلی کو کاٹ کاٹ کر اٹھارہ دنوں تک خوب شکم سیر ہو کر کھایا، یہ ایک دوسری

---

[1] ...... صحیح البخاری، کتاب المغازی، باب غزوۃ سیف البحر...الخ، الحدیث: ۴۳۶۰، ۴۳۶۱، ج ۳، ص ۱۲۷

کرامت ہے۔ پھر مچھلی ایک ایسی چیز ہے کہ مرنے کے بعد دو چار دنوں میں سڑ گل کر اور پانی بن کر بہ جاتی ہے مگر عادت جاریہ کے خلاف مہینوں تک یہ مری ہوئی مچھلی زمین پر دھوپ میں پڑی رہی پھر بھی بالکل تازہ رہی نہ اس میں بدبو پیدا ہوئی نہ اس کا مزہ تبدیل ہوا، یہ تیسری کرامت ہے۔ غرض اس عجیب و غریب مچھلی کا مل جانا اس ایک کرامت کے ضمن میں چند کرامتیں ظاہر ہوئیں جو بلاشبہ امیر لشکر **حضرت سیِّدُنا ابوعبیدہ بن جراح** رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ جنتی صحابی کی بہت ہی عظیم اور **نادرُ الوجود** کرامتیں ہیں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مُلکِ شام میں جب طاعون کی وبا پھیلنے لگی تو اس وقت مسلمانوں کا ایک لشکر اُردَن میں تھا جس کے سِپہ سالار **حضرت سیِّدُنا ابوعبیدہ بن جراح** رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ تھے، امیر المومنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے **حضرت سیِّدُنا ابو عبیدہ بن جراح** رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو اپنے پاس بلانے کے لیے ان کی جانب ایک مکتوب روانہ کیا جس میں ارشاد فرمایا: ”ہمیں ایک حاجت درپیش ہے جس میں آپ سے مُشاوَرَت بہت ضَروری ہے۔ لہٰذا جیسے ہی آپ کو میرا یہ مکتوب موصول

ہو فوراً رَختِ سفر باندھ لیجئے گا، اگر رات کو ملے تو صبح کا، صبح ملے تو شام کا انتظار نہ کیجئے گا۔'' **حضرت سیِّدُنا ابوعبیدہ بن جراح** رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے مکتوب پڑھا تو فوراً مقصد سمجھ گئے اور فرمانے لگے: ''مجھے امیر المومنین کی حاجت بخوبی معلوم ہے، یقیناً امیر المومنین اس شخص کی حیات چاہتے ہیں جس کی موت مقدر ہے۔'' آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے حضرت سیدنا عمر فاروق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو جواباً لکھا: ''مجھے آپ کی حاجت کا بخوبی علم ہے آپ مجھے بلانے کا عزم ترک فرما دیں کیونکہ میں مسلمانوں کے اس لشکر میں ہوں جسے تنہا چھوڑنا میرے بس میں نہیں ہے۔'' جب حضرت سیِّدُنا عمر فاروق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو یہ جواب موصول ہوا تو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ پڑھ کر رونے لگے۔ (غالباً آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ حضرت سیدنا ابوعبیدہ بن جراح رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے صبر و شکر، احساسِ ذمہ داری اور اپنے لشکر کے ہمراہیوں سے اُنسیّت و محبت کو دیکھ کر خوشی کے آنسو روئے) پوچھا گیا: ''کیا ابوعبیدہ انتقال فرما چکے ہیں؟'' ارشاد فرمایا: ''نہیں۔'' پھر آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ایک اور مکتوب آپ کی جانب روانہ فرمایا جس کا مضمون کچھ یوں تھا کہ ''اُردَن شیروں کو بیمار کرنے والی زمین ہے اور جابیہ کی زمین خوش گوار ہے، آپ مسلمانوں کو جابیہ لے کر چلے جائیں۔'' اس مکتوب کو پڑھتے ہی **حضرت سیِّدُنا ابوعبیدہ بن جراح** رَضِیَ اللہُ

تَعَالٰی عَنْہ نے ارشاد فرمایا: ''ہم امیر المومنین کے اس حکم کی جان و دل سے اطاعت کرتے ہیں۔''①

احساسِ ذمہ داری کے کیا کہنے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرت سیِّدُنا ابو عبیدہ بن جراح رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے احساسِ ذمہ داری کے کیا کہنے! ان کے علم میں یہ بات تھی کہ امیر المومنین مجھے طاعون کی وجہ سے بلا رہے ہیں لیکن آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اس تکلیف کو ذرہ بھر اہمیت نہ دی اور اپنے ماتحت لشکر کے مجاہدوں سے جدائی کو گوارا نہ کیا، بلکہ **بطریقِ احسن** امیر المومنین کی خواہش کو واپس لوٹا دیا، جبھی تو امیر المومنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے آپ کے شوق وولولے کو سراہتے ہوئے دوسری جانب کوچ کا حکم دے دیا۔

حضرت سیِّدُنا ابو عبیدہ بن جراح رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اسلامی لشکر کے ساتھ مقامِ شیزر پر قیام کیا تو روزانہ کچھ مسلمان لکڑیاں جمع کرنے کے لئے جنگل جایا کرتے اور ان کو جلا کر کھانا وغیرہ پکاتے، ایک دن جب وہ گئے تو واپس ہی نہ آئے،

①……المستدرک، کتاب معرفۃ الصحابۃ، ذکر وفاۃ ابی عبیدۃ، الحدیث: ٥١٩٥، ج٤، ص٢٩٦

پتا چلا کہ جبلہ بن ایہم کی فوج انہیں قیدی بنا کر لے گئی ہے اور اس کی فوج کی تعداد بھی اچھی خاصی ہے۔ حضرت سیّدُنا ابوعبیدہ بن جراح رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی اجازت سے حضرت سیّدُنا خالد بن ولید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ دس صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کو ساتھ لے کر ان مسلمان قیدیوں کو چُھڑانے کے لیے نکل کھڑے ہوئے، ابھی راستے میں ہی تھے کہ ان کا مقابلہ کفّار کے ایسے لشکر سے ہوگیا جو تقریباً دس ہزار فوجیوں پر مشتمل تھا، حضرت خالد بن ولید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سمیت دس صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان ایسی جواں مَردی سے لڑے کہ کفّار کا لشکر بوکھلا گیا، یعنی ایک مسلمان کفار کے ایک ہزار کے مقابلے پر تھا، بالآخر مسلمان لڑتے لڑتے تھکن سے بے حال ہو گئے اور کفار بظاہر ان پر غلبہ پانے لگے۔ عین اسی وقت مقام شیزر میں امیر لشکر حضرت سیّدُنا ابو عبیدہ بن جراح رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اپنے خیمے میں آرام فرما رہے تھے کہ اچانک گھبرا کر اٹھ کھڑے ہوئے اور لشکر کو جنگ کے لیے فوراً تیار ہونے کا حکم دیا، اس اچانک حکم سے تمام لوگ گھبرا گئے اور آپ کی خدمت میں عرض گزار ہوئے: ''حضور کیا بات ہے؟ آپ نے اچانک ہی جنگ کی تیاری کا حکم دے دیا ہے۔'' ارشاد فرمایا: ''ابھی ابھی میں نے خواب دیکھا کہ مجھے **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غُیوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے آکر جگایا اور ارشاد فرمایا: اے ابن جراح! تم سو رہے

ہو، اٹھو اور خالد بن ولید کی مدد کے لیے پہنچو، انہیں کفّار نے گھیرے میں لے لیا ہے۔'' یہ سننا تھا کہ پورے لشکر نے فوراً تیاری شروع کر دی۔ جیسے ہی حضرت خالد بن ولید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے پاس پہنچے تو کفّار اسلامی لشکر کو دیکھ کر بھاگ کھڑے ہوئے، لیکن مسلمانوں نے ان کا تعاقُب جاری رکھا اور اِس زور سے حملہ کیا کہ ان کے قدم اُکھڑ گئے اور انہیں عبرتناک شکست کا سامنا کرنا پڑا، نیز تمام مسلمان قیدیوں کو بھی چھڑا لیا گیا۔[1]

فریاد امتی جو کرے حالِ زار میں
ممکن نہیں کہ خیرِ بشر کو خبر نہ ہو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

خلوت میں فکرِ مدینہ

ایک شخص حضرت سیِّدُنا ابو عبیدہ بن جراح رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو دیکھا کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ رو رہے ہیں، اس نے عرض کی: ''حضور! کس چیز نے آپ کو رُلایا؟'' فرمایا: ایک دن اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مسلمانوں کے ہاتھوں ہونے والی فُتوحات کا ذکر فرما رہے تھے، آپ نے شام کا ذکر بھی فرمایا اور مجھ سے ارشاد فرمایا: ''اے ابو عبیدہ! اگر

[1] ......فتوح الشام، جبلۃ یحارب خالدا، الجزء الاول، ص ۱۱۵

موت تم سے مؤخر کر دی جائے تو تمہارے لیے تین خادِم کافی ہیں: (۱) ایک وہ خادم جو تمہاری خدمت کرے (۲) ایک وہ جو تمہارے ساتھ سفر کرے (۳) ایک وہ جو تمہارے اہل یعنی گھر والوں کی خدمت کرے۔ اسی طرح تمہارے لیے تین سواریاں کافی ہیں: (۱) تمہارے سفر کی سواری (۲) تمہارا بوجھ اٹھانے والی سواری (۳) تمہارے غلام کی سواری۔'' بس اسی فرمان کی وجہ سے میں رو رہا ہوں کیونکہ میں دیکھ رہا ہوں کہ میرا گھر تو چھوٹی چھوٹی چیزوں سے بھی بھرا ہوا ہے، نیز میرا اَصْطَبَل گھوڑوں اور خچروں سے پُر ہے۔ مجھے یہ فکر کھائے جارہی ہے کہ سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا سامنا کیسے کروں گا؟ کیونکہ حُضور نبیٔ پاک، صاحِبِ لَوْلاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا ہے: ''قیامت میں مجھے سب سے زیادہ محبوب اور میرے سب سے زیادہ قریب وہ ہوگا جو مجھ سے اسی حال میں ملے جس حال میں مَیں نے اس کو چھوڑا تھا۔''[1]

امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے زمانۂ خلافت میں حضرت سیِّدُنا خالد بن ولید رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ شام کے والی تھے، جب حضرت

[1] ...... کنز العمال، کتاب الفضائل، فضائل الصحابۃ، الحدیث: ٣٦٦٥٨، ج٧، الجزء ١٣، ص ٩٤
الریاض النضرۃ، ج ٢، ص ٣٥٣

سیِّدُ نا عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا دورِ خلافت آیا تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے حضرت سیِّدُ نا خالد بن ولید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو مَعْزول کر کے **حضرت سیِّدُ نا ابوعبیدہ بن جراح** رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو شام کا گورنر مقرر فرمادیا، نئی تقرری کا یہ مکتوب دورانِ جنگ موصول ہوا تھا لہٰذا **حضرت سیِّدُ نا ابوعبیدہ بن جراح** رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے حکمت عملی کا مظاہرہ کرتے ہوئے اس کو چُھپا دیا، جب جنگ ختم ہوئی تو حضرت سیِّدُ نا خالد بن ولید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو اپنی معزولی اور **حضرت سیِّدُ نا ابوعبیدہ بن جراح** رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی تقرری کا علم ہوا، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ **حضرت سیِّدُ نا ابو عبیدہ بن جراح** رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے پاس تشریف لائے اور فرمایا: ''آپ نے مجھے اس مکتوب کے متعلق کیوں نہیں بتایا جس میں آپ کی تقرری کا حکم تھا، گورنری کا عہدہ آپ کے پاس تھا آپ پھر بھی میرے پیچھے نماز پڑھتے رہے؟'' **حضرت سیِّدُ نا ابوعبیدہ بن جراح** رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے پیار بھرے انداز میں ارشاد فرمایا: ''**اللہ** عَزَّوَجَلَّ آپ کی مغفرت فرمائے، میں نے آپ کو نہیں بتایا لیکن دیگر لوگوں نے آپ کو بتا دیا، میں جنگ کے اختتام کا مُنتظِر تھا اگر دورانِ جنگ بتاتا تو شاید جنگی معاملات میں خلل واقع ہوتا، ارادہ یہ ہی تھا کہ مناسب موقعے پر آپ کو بتا دوں گا اور ویسے بھی مجھے گورنری کے عہدے کی کوئی خواہش نہیں اور نہ ہی میں دنیا کے لیے کوئی عمل کرتا ہوں کیونکہ مجھے معلوم ہے دنیا ایک نہ ایک دن ختم ہو جائے گی

اور ہم تو آپس میں اسلامی بھائی ہیں، **اللہ** کے حکم کو قائم کرنے والے ہیں۔ ایسے لوگوں کو اس بات سے کیا غرض کہ انہیں کسی نے دُنیوی یا دینی معاملے میں شریک کیا ہے یا نہیں؟ لیکن گورنر عام لوگوں سے زیادہ فتنے کے قریب ہوتا ہے اور اس سے غلطی کے امکانات بھی زیادہ ہوتے ہیں، خطا سے تو وہ ہی شخص بچ سکتا ہے جسے **اللہ** بچائے۔'' یہ کہتے ہوئے **حضرت سیِّدُنا ابوعبیدہ بن جراح** رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے امیر المومنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا مکتوب حضرت سیِّدُنا خالد بن ولید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو دے دیا۔[1]

اشاعتِ علم کا عظیم جذبہ

حضرت سیِّدُنا **عِیَاض بِنْ غُطَیف** رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ ہم **حضرت سیِّدُنا ابوعبیدہ بن جراح** رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی عیادت کے لئے حاضر ہوئے آپ کی زوجہ پاس ہی بیٹھی ہوئی تھیں اور آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا چہرہ دیوار کی طرف تھا، ہم نے آپ کی زوجہ سے پوچھا: ''ان کی رات کیسے گزری ہے؟'' انہوں نے کہا: ''صحیح گزری۔'' تو اچانک آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ہماری طرف دیکھا اور ارشاد فرمایا: ''میری رات ٹھیک نہیں گزری۔'' اور فرمانے لگے: ''کیا تم مجھ سے کوئی علمی بات نہیں پوچھو گے؟'' ہمیں بڑا تعجب ہوا (کہ اتنے شدید مرض میں

[1]......الریاض النضرۃ، ج ٢، ص ٣٥٣

بھی اشاعت علم کا کیسا عظیم جذبہ رکھتے ہیں) ہم نے عرض کی: ''کیوں نہیں۔'' آپ نے ارشاد فرمایا: ''میں نے حضور نبیِّ کریم، رَءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ جو اپنے اور اپنے اہل وعیال پر خرچ کرے، مریض کی عیادت کرے، راستے سے کوئی تکلیف دہ چیز دور کردے تو اسکے لئے دس گُنا اجر ہے، روزہ ایک ایسی ڈھال ہے جسے کوئی چیز چیر نہیں سکتی اور اللہ عَزَّوَجَلَّ جسے کسی جسمانی بیماری میں مبتلا فرمائے تو وہ بیماری اس کے لیے مغفرت کا باعث ہے۔''[1]

روزہ دار کے لیے جنت کی ضمانت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرت سیِّدُنا ابوعبیدہ بن جراح رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو اشاعت علم کا یہ جذبہ بارگاہِ نبوی عَلٰی صَاحِبِھَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے ہی ملا تھا اور آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے مسائل پوچھا کرتے تھے۔ چنانچہ حضرت سیدنا ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''جو رمضان کا روزہ رکھے اور تین چیزوں سے بچا رہے تو میں اسے جنّت کی ضَمانت دیتا ہوں۔'' **حضرت سیِّدُنا ابوعبیدہ بن جراح** رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے عرض کی: ''یارسول اللہ!

---

[1]......تاریخ مدینہ دمشق، ج ٤٧، ص ٢٦٠

وہ تین چیزیں کون سی ہیں؟'' ارشاد فرمایا: ''زبان، پیٹ اور شرم گاہ۔'' ①

نصیحت آموز وصیت

جب آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے وِصال کا وقت قریب آیا تو ارشاد فرمایا: ''میں ایسی نصیحت کرتا ہوں اگر تم اسے قَبول کر لو تو ہرگز خیر سے محروم نہیں رہو گے، نَماز قائم کرو، رمضان کے روزے رکھو، صدقہ کرو، حج کرو، عمرہ کرو، ایک دوسرے کے ساتھ بھلائی کرو، اپنے اُمرا (حکمرانوں) کو نصیحت کرو ان کو دھوکے میں نہ رکھو، دنیا تمہیں ہلاک نہ کر دے، بلاشبہ اگر کوئی شخص ہزار سال جی لے تو بھی موت اسے پَچھاڑ دے گی، بے شک **اللہ** نے بنی آدم کے مقدر میں موت لکھ دی ہے ان کی موت یقینی ہے، تم میں سب سے بڑھ کر دانا شخص وہ ہے جو اپنے ربّ کا سب سے زیادہ اطاعت گزار اور آخرت سے زیادہ خبر دار رہے، **اللہ** کی تم پر سلامتی اور رحمت ہو۔ اے مُعاذ! لوگوں سے صلہ رحمی کرتے رہنا۔'' ②

وصال ظاہری

جب شام میں طاعون کی وَبا پھیلی تو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ لوگوں کو خُطبہ دینے کے لئے کھڑے ہوئے اور ارشاد فرمایا: ''اے لوگو! یہ مرض تو ربّ کی رحمت،

---

① ...... تاریخ مدینہ دمشق، ج ۵۴، ص ۱۲۶ مفهوماً

② ...... الریاض النضرۃ، عبیدہ بن جراح، ج ۲، ص ۳۵۸

تمہارے نبی کی دعا اور تم سے پہلے گزرنے والے صالحین کی موت کا سبب ہے۔''

پھر آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ سے دُعا کی کہ اس بیماری سے آپ کو بھی حصہ ملے۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی دُعا قَبول ہوئی اور چند دنوں بعد طاعون کی بیماری میں مبتلا ہو گئے۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیتُ المقدس میں نماز پڑھنے جا رہے تھے کہ راستے میں ہی انتقال ہو گیا اور طاعون کے سبب شہادت کا مرتبہ پایا۔[1]

آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کا وِصال ظاہری ۱۸ سن ہجری میں شام کے شہر اُردن میں ہوا، اس وقت آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی عمر ۵۸ سال تھی اور آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے دوست حضرت سیِّدُنا مُعاذ بن جبل رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے آپ کی نمازِ جنازہ پڑھائی، حضرت مُعاذ، حضرت عَمرو بن عاص اور حضرت ضَحّاک بن قَیس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم نے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو قبر میں اتارا۔[2]

آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کا مَزارِ پُر انوار مُلکِ شام کے شہر ''غور بیسان'' میں مرجع خلائق ہے، شارح مسلم حضرت سیِّدُنا علامہ ابوزکریا یحیٰی بن شرف نَوَوی

---

[1]......تاریخ مدینہ دمشق، ج: ۶۸، ص: ۱۰۸

الاصابۃ فی تمییز الصحابۃ، الرقم ۴۴۱۸ عامر بن عبد اللہ، ج ۳، ص ۴۷۸

[2]......الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب، کتاب الکنی، ابوعبیدۃ بن جراح، ج ۴، ص ۲۷۳

شافعی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْقَوِی (متوفی ۶۷۶ھ) فرماتے ہیں کہ ''**حضرت سیِّدُ نا ابوعبیدہ بن جراح** رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے مزارِ پرانوار پر ایک عجیب قسم کی جلالت طاری ہے جو یقیناً ان کے شایانِ شان ہے اور جب میں نے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے مزارِ پرانوار کی زیارت کی تو وہاں کئی عجائبات دیکھے۔'' [۱]

ایک ہی دن طاعون کا حملہ ہوا

حضرت سیِّدُ نا عبدالرحمن بن غنم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُ نا مُعاذ بن جَبَل، حضرت سیِّدُ نا ابوعبیدہ بن جَراح، حضرت سیِّدُ نا **شُرَحْبِیْل بن حَسَنَہ** اور حضرت سیِّدُ نا ابو مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُم چاروں بزرگوں پر ایک ہی دن طاعون کا حملہ ہوا۔ حضرت سیِّدُ نا مُعاذ بن جبل رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''یہ تمہارے ربّ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت اور تمہارے نبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی دعا ہے، نیز تم سے قبل نیک لوگ اسی بیماری کے سبب فوت ہوئے، اے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ! مُعاذ کی اولاد کو اس رحمت سے وافِر حصّہ عطا فرما۔'' چنانچہ ابھی شام بھی نہ ہوئی تھی کہ آپ کے بیٹے حضرت سیِّدُ نا عبدالرحمن رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ طاعون کے مرض میں مبتلا ہو گئے جن کے نام سے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اپنی کنیت رکھی۔ [۲]

---

[۱]...... تھذیب الاسماء، الجزء الثانی، الرقم ۶ ۲ ۸ ابوعبیدۃ بن الجراح، ج ۲، ص ۷ ۳ ۵

[۲]...... مجمع الزوائد، کتاب الجنائز، باب فی الطاعون ـــ الخ، الحدیث: ۳ ۶ ۸ ۳، ج ۳، ص ۸ ۴

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرت سیِّدُ نا مُعاذ بن جبل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا اپنی اولاد کے لئے طاعون کی دعا کرنا درحقیقت ان کے لئے شہادت ورحمت کی دعا کرنا ہے کیونکہ سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اسے شہادت فرمایا ہے۔جیسا کہ فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے:''طاعون ہر مسلمان کی شہادت ہے۔''[1] ایک اور روایت کا خُلاصہ ہے کہ''اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے اسے مسلمانوں کے لئے رحمت بنایا ہے۔''[2]

صندوقی قبر کھودا کرتے

حضرت سیِّدُ نا عُروہ بن زبیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ قبر کھودنے والے مدینہ میں دو شخص تھے ایک بغلی کھودتا تھا جبکہ دوسرا بغلی کھودنا نہیں جانتا تھا (یعنی صندوقی کھودتا تھا) صحابہ عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی قبر کھودنے کے لیے ان دونوں کو پیغام بھیجا اور کہا کہ ان میں جو پہلے آئے گا وہ ہی رسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے لیے قبر بنائے۔تو پہلے وہی صحابی تشریف لائے جو بغلی قبر کھودتے تھے لہٰذا سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بغلی قبر کھودی گئی۔''بغلی قبر یعنی لحد والی قبر کھودنے والے صحابی حضرت سیِّدُ نا ابوطلحہ زید بن

---

[1]......صحیح البخاری، کتاب الجھاد والسیر، باب الشھادۃ سبع، الحدیث: ۲۸۳۰، ج ۲، ص ۲۶۳

[2]......کنز العمال، الحدیث: ۲۸۴۳۰، الجزء العاشر، ج ۵، ص ۱۳۱ ملتقطاً

سہیل انصاری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ تھے اور صندوقی قبر کھودنے والے **حضرت سیِّدُنا ابو عبیدہ بن جراح** رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ تھے، مدینہ میں دو ہی بزرگ صحابی تھے جنہیں قبر کھودنا آتی تھی، ان کا پیشہ گورکنی نہ تھا۔ اس حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ صندوقی قبر منع نہیں ورنہ **حضرت سیِّدُنا ابو عبیدہ بن جراح** رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ جیسے صحابی ایسی قبر نہ کھودا کرتے اور صحابہ کبار ان دونوں کو پیغام نہ بھیجتے، خیال رہے کہ اگرچہ تمام صحابہ قبر کھودنا جانتے تھے مگر وہ دونوں حضرات بہت مَشّاق تھے انہوں نے چاہا کہ قبر انور بہت اعلیٰ درجے کی تیار ہو جو بہت تجربہ کار ہی کر سکتا ہے۔[1]

آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی چند احادیثِ مبارکہ

(1)......دلوں کی کیفیت:

حضور نبیِّ کریم، رَءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''حضرت نوح عَلَیْہِ السَّلَام کے بعد کوئی نبی دَجّال سے ڈرانے کے لئے نہیں آیا، پس میں تمہیں اس سے ڈراتا ہوں۔'' پھر سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس کی نشانیاں بیان فرمائیں اور فرمایا: ''شاید مجھے دیکھنے والے اور میرا کلام سننے

[1]......مراۃ المناجیح، ج ۲، ص ۴۹۰ بتصرف

والے دَجّال کو پالیں۔'' صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا ہمارے دلوں کی کیفیت اس وقت ویسی ہی ہوگی جیسی اب ہے؟ فرمایا: ''اس سے بہتر ہوگی۔''[1]

سرکارِ مدینہ، راحت قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشادفرمایا: ''روزہ ایسی ڈھال ہے جسے کوئی نہیں پھاڑ سکتا۔''[2]

حضور نبئ رحمت، شفیع اُمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا آخری کلام یہ تھا: ''یہود کو حِجاز سے اور اہل نَجْران کو جزیرۂ عرب سے نکال دو اور جان لو کہ قبروں کو سجدہ گاہ بنانے والے بدترین لوگ ہیں۔''[3]

سرکارِ والا تَبار، ہم بے کَسوں کے مددگار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشادفرمایا: ''مومن کا دل چِڑیا کی طرح کبھی اِدھر اور کبھی اُدھر ہوتا رہتا ہے۔''[4]

---

[1] ......مسند البزار، مسند ابوعبیدہ بن الجراح، الحدیث: ۱۲۸۰، ج۴، ص۱۰۷

[2] ......السنن الکبری للبیھقی، کتاب الصیام، باب الصائم ینزہ صیامہ عن الغلط، الحدیث: ۸۳۱۴، ج۴، ص۴۵۰

[3] ......المسند للامام احمد بن حنبل، حدیث ابی عبیدہ بن جراح، الحدیث: ۱۶۹۱، ج۱، ص۴۱۴

[4] ......المصنف لابن ابی شیبة، کتاب الزھد، کلام ابی عبیدة بن الجراح، الحدیث: ۵، ج۸، ص۱۷۴

(5)......سب سے افضل نماز:

حُسنِ اَخلاق کے پیکر، مَحبوبِ رَبِّ اَکبر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشادفرمایا: ''روز جمعہ سب سے افضل نماز صبح کی نماز ہے، یقیناً جو اسے پالے بروزِ قیامت بخش دیا جائے گا۔'' [1]

(6)......منافق کی پہچان:

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غُیوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''مجھے اپنے بعد نہ کسی مومن سے خوف ہے نہ کافِر سے کیونکہ مومن کو اس کا ایمان بُرائی سے روکے رکھے گا اور کافِر کو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اس کے کفر کے سبب ذلیل فرمائے گا۔ البتہ مجھے تم پر منافق کا ڈر ہے جو زبان کا عالم ہو، دل کا جاہل ہو، زبان سے وہ کہے جسے تم اچھا سمجھتے ہو اور کام وہ کرے جسے تم برا سمجھتے ہو۔'' [2]

(7)......باہمی محبت کرنے والے:

نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشادفرمایا: ''کل بَروزِ قیامت **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے لئے آپس میں محبت کرنے والے دو بندوں کے لئے کُرسیاں رکھی جائیں گی جن پر ان کو بٹھایا جائے گا یہاں تک کہ (لوگوں کا)

---

[1]......مسند البزار، مسند ابی عبیدہ بن الجراح، الحدیث: ۱۲۷۹، ج۴، ص۱۰۶

[2]......مسند الربیع، الاخبار المقاطیع عن جابر بن زید، ج۱، ص۳۶۲

حساب وکتاب مکمل ہو جائے۔''①

(8)......دس گنا اجر

سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''جو کسی مَریض کی عِیادت کرے اپنے اہل وعِیال پر خرچ کرے یا راستے سے کوئی تکلیف دہ چیز دور کرے تو اسے دس گُنا اَجْر ملے گا۔''②

نیکی کی دعوت کے مدنی پھول

حضرت سیِّدُنا نِمْرَان بن مِخْمَر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ ایک بار حضرت سیِّدُنا ابوعبیدہ بن جراح رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے لشکر کے ساتھ چلتے ہوئے **نیکی کی دعوت کے مدنی پھول** کچھ یوں عطا فرمائے: ''سنو! بہت سے سَفید لباس والے دین کے اعتبار سے میلے ہوتے ہیں اور بہت سے اپنے آپ کو مُکرّم سمجھنے والے حقیر ہوتے ہیں۔ اے لوگو! نئی نیکیاں پُرانے گناہوں کو مِٹا دیتی ہیں اگر تم میں سے کسی کی بُرائیاں زمین وآسمان کو بھر دیں، پھر وہ کوئی نیکی کرے تو ہوسکتا ہے کہ وہ ایک نیکی ان تمام گناہوں پر غالب آجائے اور ان کو مٹا دے۔''③

---

[1]......الجامع الصغیر، الحدیث: ٨٦٢٨، ص ٤٨١

[2]......المصنف لابن ابی شیبۃ، کتاب الادب، باب فی تنحیۃ الاذی عن الطریق، الحدیث: ٣، ج ٦، ص ٢١٨

[3]......المصنف لابن ابی شیبۃ، کتاب الزھد، کلام ابی عبیدۃ بن الجراح، الحدیث: ٣، ج ٨، ص ١٧٣

ماخذ و مراجع

1	**القرآن الکریم**: کلام باری تعالٰی، مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی
2	**ترجمۂ قرآن کنز الایمان**: اعلٰی حضرت امام احمد رضا ۱۳۴۰ھ، مکتبۃ المدینہ
3	**صحیح البخاری**: امام ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری ۲۵۶ھ، دار الکتب العلمیۃ
4	**صحیح مسلم**: امام مسلم بن حجاج قشیری متوفی ۲۶۱ھ، دار ابن حزم، بیروت
5	**سنن ابن ماجہ**: امام ابوعبداللہ محمد بن یزید ابن ماجہ ۲۷۳ھ، دار المعرفۃ، بیروت
6	**سنن الترمذی**: امام ابوعیسی محمد بن عیسی ترمذی ۲۷۹ھ، دار الفکر بیروت
7	**المعجم الکبیر**: الحافظ سلیمان بن احمد الطبرانی ۳۶۰ھ، دار احیاء التراث العربی
8	**کتاب الزھد**: امام احمد بن محمد بن حنبل متوفی ۲۴۱ھ، دار الغد الجدید
9	**المستدرک**: امام ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ حاکم نیشاپوری ۴۰۵ھ، دار المعرفۃ، بیروت
10	**مسند الربیع**: الربیع بن حبیب بن عمر الازدی البصری، دار الحکمۃ، مکتبۃ الاستقامۃ
11	**مسند البزار**: امام احمد بن عمرو بن عبد الخالق بزار ۲۹۲ھ، جامع العلوم والحکم
12	**مجمع الزوائد**: حافظ نور الدین علی بن ابی بکر ہیتمی متوفی ۸۰۷ھ، دار الفکر، بیروت
13	**المصنف**: حافظ عبداللہ بن محمد بن ابی شیبۃ ۲۳۵ھ، دار الفکر بیروت
14	**کنز العمال**: علامہ علی متقی بن حسام الدین ہندی برہان پوری، متوفی ۹۷۵ھ، دار الکتب العلمیۃ، بیروت
15	**شعب الایمان**: امام احمد بن حسین بن علی بیہقی متوفی ۴۵۸ھ، دار الکتب العلمیۃ، بیروت
16	**السنن الکبرٰی**: امام احمد بن حسین بن علی بیہقی متوفی ۴۵۸ھ، دار الکتب العلمیۃ، بیروت
17	**الجامع الصغیر**: امام جلال الدین بن ابی بکر سیوطی متوفی ۹۱۱ھ، دار الکتب العلمیۃ، بیروت

18	**البدور السّافرة فی امور الا خرة:** امام جلال الدین بن ابی بکر سیوطی متوفی ۹۱۱ھ، مؤسسة الکتب الثقافية
19	**معرفة الصحابة:** امام ابو نعیم احمد بن عبد اللہ ۴۳۰ھ، دار الکتب العلمية
20	**الاستیعاب فی معرفة الاصحاب**، امام ابو عمرو یوسف بن عبد اللہ ۴۶۳ھ، دار الکتب العلمية
21	**اسد الغابة:** ابو الحسن علي بن محمد بن الاثير الجزري متوفی ۶۳۰ھ، دار احیاء التراث العربی، بیروت
22	**الاصابة فی تمییز الصحابة:** الحافظ احمد بن علی بن حجر عسقلانی ۸۵۲ھ، دار الکتب العلمية
23	**الریاض النضرة:** امام احمد بن عبد اللہ المحب الطبری ۶۹۴ھ، دار الکتب العلمية
24	**تاریخ مدینه دمشق:** الحافظ ابو القاسم علی بن حسن الشافعی، المعروف بابن عساکر ۵۷۱ھ، دار الفکر
25	**تاریخ الاسلام:** امام محمد بن احمد بن عثمان الذهبی ۷۴۸ھ، دار الکتب العربی
26	**فتوح الشام:** ابی عبد اللہ محمد بن عمر الواقدی ۲۰۷ھ، دار الکتب العلمية بیروت
27	**تهذیب التهذیب:** احمد بن ابن حجر عسقلاني شافعي ۸۵۲ھ، دار الفکر بیروت
28	**تهذیب الاسماء:** امام ابو زکریا محیي الدین بن شرف النووي ۶۷۶ھ، دار الفکر بیروت
29	**مرقاة المفاتیح:** علامه ملا علی بن سلطان قاری، متوفی ۱۰۱۴ھ، دار الفکر، بیروت
30	**مرأة المناجیح:** حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی متوفی ۱۳۹۱ھ، ضیاء القرآن پبلیکیشنز

فہرست

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سُنّت کی بہاریں

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دعوتِ اسلامی** کے مہکے مہکے مَدَنی ماحول میں بکثرت سنّتیں سیکھی اور سکھائی جاتی ہیں، ہر جمعرات مغرب کی نَماز کے بعد آپ کے شہر میں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں ساری رات گزارنے کی مَدَنی التجا ہے، عاشقانِ رسول کے مَدَنی قافلوں میں سنّتوں کی تربیت کے لیے سفر اور روزانہ **"فکرِ مدینہ"** کے ذریعے مَدَنی اِنعامات کا رسالہ پُر کر کے اپنے یہاں کے ذمّہ دار کو جمع کروانے کا معمول بنا لیجئے اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کی بَرَکت سے پابندِ سنّت بننے، گناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کے لیے کُڑھنے کا ذِہن بنے گا۔

ہر اسلامی بھائی اپنا یہ ذِہن بنائے کہ **"مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔"** اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اپنی اِصلاح کے لیے **"مَدَنی اِنعامات"** پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کے لیے **"مَدَنی قافلوں"** میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

مکتبۃ المدینہ کی شاخیں

- کراچی: شہید مسجد، کھارادر۔ فون: 021-32203311
- لاہور: داتا دربار مارکیٹ، گنج بخش روڈ۔ فون: 042-37311679
- سردارآباد (فیصل آباد): امین پور بازار۔ فون: 041-2632625
- کشمیر: چوک شہیداں، میرپور۔ فون: 058274-37212
- حیدرآباد: فیضانِ مدینہ، آفندی ٹاؤن۔ فون: 022-2620122
- ملتان: نزد پیپل والی مسجد، اندرون بوہڑ گیٹ۔ فون: 061-4511192
- اوکاڑہ: کالج روڈ بالمقابل غوثیہ مسجد، نزد تحصیل کونسل ہال۔ فون: 044-2550767
- راولپنڈی: فضل داد پلازہ، کمیٹی چوک، اقبال روڈ۔ فون: 051-5553765
- پشاور: فیضانِ مدینہ، گلبرگ نمبر 1، النور اسٹریٹ، صدر۔
- خان پور: دُرانی چوک، نہر کنارہ۔ فون: 068-5571686
- نواب شاہ: چکرا بازار، نزد MCB۔ فون: 0244-4362145
- سکھر: فیضانِ مدینہ، بیراج روڈ۔ فون: 071-5619195
- گوجرانوالہ: فیضانِ مدینہ، شیخوپورہ موڑ، گوجرانوالہ۔ فون: 055-4225653
- گلزارِ طیبہ (سرگودھا): فیضانِ مدینہ، بالمقابل جامع مسجد۔ فون: 048-6007128

مکتبۃ المدینہ (دعوتِ اسلامی)

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)

فون: 021-34921389-93 Ext: 1284

Web: www.dawateislami.net / Email: ilmia@dawateislami.net